رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر ◆ کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۴۳ | مورخہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۲۲ء | مطابق ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت گو علیل ہونے کے دینی کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ اور نمازوں اور درس کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اچھی معلوم دیتی ہے۔ مگر اعصابی کمزوری ابھی بالکل رفع نہیں ہوئی۔ کل شام بھی درد کی بھی شکایت فرماتے تھے۔ اور آج فرمایا کہ صبح سے خفگی ہو رہی ہے۔ اور جگہ بھی مقام بہ درد ہے۔ خاکسار حشمت اللہ (۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء)

چونکہ جناب حافظ روشن علی صاحب ان دنوں سفر پر ہیں۔ اس لئے مبلغین جماعت کے طلبا مختلف اطراف میں تبلیغی دورہ پر بھیجے گئے ہیں۔

نامہ مصر

قاہرہ و اسکندریہ میں جماعت احمدیہ

میں نے اخبارات میں رپورٹیں شائع کرنے سے عمداً پرہیز کیا ہے۔ وجہ یہ کہ ابھی میں نے کام ہی کونسا کیا ہے۔ جس کو قوم کے سامنے پیش کروں۔ تاہم عرض حال کے طور پر کچھ عرض ہے۔

اخبارات میں احمدیت کا ذکر میری تحریکات پر ایک انگریزی اخبار ایجپشین گزٹ نے ایک بہت طویل مضمون حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق لکھا۔ جس کا عنوان تھا "ساری دنیا کے لئے رسول"۔ یہ اخبار بیس ہزار سے زیادہ چھپتا ہے۔ اور مصر میں نہایت ہی اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

دوسرا مضمون ایک اخبار "لطائف المصورہ" نے جو با تصویر اخبار ہے۔ اور تقریباً پچاس ہزار آدمی اس کو پڑھتے ہیں۔ اس نے شائع کیا۔ یہ تحفہ پرنس آف ویلز پر ریویو ہے۔ جس میں اس نے لکھا۔ کہ احمدیہ جماعت کی ہمت قابل داد ہے۔ اس کا ایڈیٹر عیسائی ہے۔

احمدیت کے چرچے بہت سے لوگ احمدیت کا ذکر کرنے لگے ہیں۔ اور احمدیت سے واقف ہو رہے ہیں۔

لوگوں کی حالت یہاں کی دنیا بالکل الگ ہے۔ لوگ دین سے قطعاً غافل ہیں۔ اور نہ صرف غافل ہیں۔ بلکہ دین پر استہزا کرتے ہیں۔ مگر اب تو ۵ فیصدی

سپہ چیف ہیں۔ بعض عورتیں بھی بنتی ہیں۔ زنا کی اس قدر آزادی ہے کہ الامان!

ہزاروں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ لاٹری اور جوئے پر خرچ ہوتا ہے۔

عورتوں کی بیجا آزادی نے ایسے برے نتائج پیدا کردئے ہیں کہ جس کی حد نہیں ہے۔

نئے احمدی

خدا کا فضل ہے کہ جس دن میں قاہرہ میں وارد ہوا مجھکو اس وقت ایک آدمی بھی نظر نہ آتا تھا جو احمدی ہوتا یا مجھکو یہ آکر کہتا کہ میں احمدی ہوں۔ لیکن اس کے بعد خدا نے اپنے فضل کے دروازے کھول دئے الحمد للہ آج میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں کہ خاص قاہرہ شہر میں ایک جماعت احمدیوں کی موجود ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس بارہ میں جسقدر بھی خدا کی حمد کروں کم ہے۔ کہ اس نے اپنے فضل سے میرے ذریعہ سے ایک جماعت قائم کردی ہے۔ اور صرف مردوں کی تعداد آٹھ تک ہو گئی ہے۔ ان کی بیوی بچے الگ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو استقامت دے۔ اور مخلص احمدی بنائے۔

انجمن احمدیہ قاہرہ کا جلسہ

ہر ہفتہ باقاعدہ جلسہ ہوگا۔ اس جلسہ میں انجمن احمدیہ قاہرہ کا افتتاح ہوگا۔ باقاعدہ چندوں کا رجسٹر کھولا جائیگا۔ اور جمعہ کی نماز کا انتظام کیا جائیگا۔ اس طرح خدا نے نیل کے کنارے پر حضرت مسیح موعود کے خادموں کا کیمپ لگوادیا ہے۔ اللھم زد فزد۔

پتہ کی تبدیلی

یہاں کی انجمن کا نام الحرکۃ الاحمدیہ قائم ہوگا۔ مینے اپنا مکان بدل لیا ہے۔ میرے موجودہ مکان کا پتہ حسب ذیل ہے۔

"۵ شارع خلیج المصری نمبر ۵۰۵
الحرکۃ الاحمدیہ شیخ محمود احمد احمدی"

یہاں اردو کے پتہ کا خط نہیں آسکتا۔ گم ہو جاتا ہے۔ مینے جب مکان بدلا تو بعض خط ڈاک والوں کی غلطی سے گم ہو گئے ہیں۔ مجھکو معلوم نہیں کہ کن کن صاحب کے خطوط تھے۔ اور ان میں کیا لکھا تھا۔ اگر کسی صاحب نے خط لکھا ہے اور اس کا جواب نہیں ملا۔ تو از راہ کرم وہ پھر مجھکو دوبارہ خط تحریر فرمائیں۔

انجمن احمدیہ اسکندریہ

اسی مہینہ میں اسکندریہ میں انجمن احمدیہ کا افتتاح ہوگا۔ وہاں بھی نمازوں کی باقاعدگی اور چندوں کا انتظام ہو جائیگا۔ انشاء اللہ

حمامۃ البشریٰ

انجمن احمدیہ سکندرآباد دکن کا میں مشکور ہوں۔ جنہوں نے میری تحریک پر مجھکو حمامۃ البشریٰ چھپنے کے لئے سات پونڈ روانہ فرمائے۔ حمامۃ البشریٰ چند دن تک نہایت خوبصورت ٹائپ میں چھپکر شایع کی جائیگی۔ جس کی غرض محض تبلیغ ہے۔ جو لوگ اس پیاری کتاب کو تبلیغ کے لئے خرید کر عربی خواں پبلک میں شائع کرنا چاہیں۔ وہ مجھ سے کتاب قیمتاً منگوا سکتے ہیں۔ اور جو یہاں مفت تقسیم کرانا چاہیں۔ وہ بھی قیمت دفتر تالیف واشاعت قادیان میں جمع کراکے مجھکو اطلاع دیدیں۔ ایک روپیہ کی تین کتابیں ہونگی۔

ایک لائبریری

ایک لائبریری کا قیام اس جگہ بڑا ضروری ہے۔ جس کو میں نے مختصر شکل میں جاری کردیا ہے۔ اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کررہے ہیں۔ مگر ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ نے جن کو توفیق دی ہے۔ وہ اس کام میں میری مدد کریں۔ فی الحال کم از کم انگریزی ریویو کی مجلد جلدوں کی ضرورت ہے۔ اگر آٹھ دس آدمی دو دو جلدیں خرید کر روانہ کردیں۔ تو خدا کے فضل سے مکمل ریویو یہاں جمع ہوسکتا ہے۔ میری کوشش یہ ہے۔ کہ مصر میں مستقل ایک مرکز قائم ہو جائے۔ اور یہ مرکز ایسا ہو۔ کہ ایک پائی بھی قوم سے نہ لے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ ابتدا میں کچھ خرچ ہو۔ کتابوں سے لوگ خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بہت سے ایسے آدمی بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کو سلسلہ سے حسن ظن ہو گیا ہے۔ اللہ چاہے گا تو سمجھ دیدے گا۔ مگر میں تبلیغ کا درد رکھنے والوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مجھکو ریویو کے فائل بھیجنے کی طرف توجہ کریں۔ اس وقت میرے پاس جن کتابوں کا ذخیرہ ہے۔ وہ سب مجھکو والد المکرم شیخ یعقوب علی صاحب کی مہربانی سے ملی ہیں۔ اور میں نے ایک مختصر سی لائبریری کھولدی ہے۔ اگر یہاں سلسلہ کی مکمل لائبریری قائم ہو جائے تو آئندہ خدا جن لوگوں کو تبلیغ کے لئے بھیجیگا۔ ان کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا ہو جائینگی۔

درخواست دعا

آخر میں سب دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ قاہرہ میں جو مصر کا مرکز ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایک بڑی جماعت قائم کردے اور مجھکو اپنے فضل سے خدمت دین کے لئے موقع عطا فرمائے۔

میاں محمد سعید صاحب جدہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی صحت کچھ کمزور ہے۔ ان کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ نیز یہاں پر ان کے کچھ تجارتی معاملات میں جھگڑے ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کی تجارت پر اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے برے اثر سے محفوظ رکھے۔ اور ہر طرح کامیاب کرے۔

شیخ محمود احمد خلیج المصری نمبر ۵۰۵ قاہرہ ۲۹/۱۰/۲۲

اخبار احمدیہ

کلکتہ سے اطلاع

۲۴ نومبر کی شام کو ۹ بجے کلکتہ پہنچے۔ جماعت کے قریباً ۴۰ آدمی سٹیشن پر استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جب گاڑی پہنچی تو سب نے اہلاً و سہلاً و مرحباً کا نعرہ بلند کیا۔ گاڑی سے نکلنے پر پھولوں کے ہار گردنوں میں ڈالے اور وہ موٹر بھی جسمیں وفد کو سوار کیا گیا پھولوں کے ہاروں کے ساتھ آراستہ تھی۔ غرض بڑی محبت اور اہتمام کے ساتھ جماعت کلکتہ کے لوگوں نے وفد کا استقبال کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

چوہدری ابوالہاشم خان صاحب [illegible] رخصت نہ ملنے کی وجہ سے کلکتہ نہیں پہنچ سکے۔ ۲۶ نومبر کی صبح کو انشاء اللہ تعالیٰ وہ پہنچ جائینگے۔

روشن علی از کلکتہ

پانچ غیر احمدیوں کے نام الفضل

ایک دوست نے پانچ روپے جمع کراکے پانچ غیر احمدی طالبان حق کے نام الفضل جاری کرائے ہیں۔ دوست مذکور کی خواہش ہے کہ کم از کم چھ ماہ تک ہر طالب حق کے نام اخبار جاری ہو۔ تاکہ تبلیغ بوجہ احسن ہو جائے۔ اور [illegible] کہ پھر وہ خود بھی آئندہ کے لئے الفضل کے خریدار ہو جائینگے۔ چھ ماہ کے لئے پانچ صاحبان کے نام اخبار جاری رکھنے کے لئے پندرہ روپے مطلوب ہیں پانچ تو وصول ہو گئے۔ دس روپے اور مطلوب ہیں مستطیع حضرات توجہ فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔ (مینیجر الفضل)

ترک حقہ نوشی

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی تحریک پر چراغ دین۔ غلام حیدر۔ حبیب اللہ۔ محمد اعظم صاحبان سکنائے بھگووال نے حقہ نوشی سے توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ دوسرے بھائیوں کو بھی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ناظر تعلیم و تربیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۲۲ء

مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی اور اس کا جواب

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے نام خاتم النبیین کے معنے کے متعلق کھلی چٹھی شائع کی ہے اس کا مفصل جواب تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے قلم سے ۲۰ نومبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں وہ چٹھی اور اس کے جواب کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ اخبار "پیغام" کو چاہئیے کہ مولوی محمد علی صاحب کی جس چٹھی پر اسے اس قدر ناز تھا۔ مگر اس کے جواب کے لئے بے درپے تقاضا کر رہا تھا۔ اول تو اس کے مفصل جواب کو ورنہ اس کے خلاصہ کو ضرور شائع کر دے۔ تاکہ ناظرین پیغام بھی جواب سے آگاہ ہو جائیں۔ اور دونوں پہلوؤں کو مد نظر رکھکر کسی نتیجہ تک پہنچ سکیں۔

اسی طرح ان معاصرین سے بھی ہماری گذارش ہے۔ جنہوں نے اپنے کالموں میں مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی کو جگہ دی تھی۔ کہ مہربانی کر کے اس کے جواب کا خلاصہ ضرور شائع کر دیں۔ (ایڈیٹر)

مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی

کیا حضرت محمد صلعم آخری نبی نہیں ہیں؟

کھلی چٹھی بنام مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیان ضلع گورداسپور

مکرم معظم جناب میاں صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بمقدمہ فتح محمد بنام نواب بی بی۔ بعدالت لالہ رام کنور صاحب بی اے۔ ایل ایل بی سب جج گورداسپور

تاریخ ۱۲ جون ۱۹۲۲ء کو آپ نے حلفی شہادت حسب ذیل ادا کی ہے۔ "قرآن شریف میں محمد صاحب کے لئے کسی جگہ آخری نبی نہیں لکھا ہے۔ محمد صاحب کو خاتم النبیین ضرور لکھا ہے۔ لیکن ان الفاظ کی تعبیر علیحدہ علیحدہ کی جاتی رہی ہے۔ لغت میں ان الفاظ کے معنے آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے۔ بعض غیر احمدی علماء اس کے یہ معنے ضرور نکالتے ہوں گے۔ ایک نوعیار کی رائے میں نے دیکھی بھی ہے۔"

چونکہ آپ جماعت احمدیہ کے ایک حصہ کے پیشوا ہیں۔ اور آپ کا اور ہمارا اختلاف اسی بات پر ہے یعنی ہم خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کرتے ہیں۔ اور آپ خاتم النبیین کے معنے کرتے ہیں۔ وہ جس کی مہر سے آئندہ نبی بنا کریں گے۔ اور آپ کا استدلال اس سے یہ ہے۔ کہ پہلے خدا براہ راست نبی بنایا کرتا تھا۔ اب محمد رسول اللہ صلعم کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔ اور ہماری طرف سے کئی بار آپ سے یہ سوال کیا گیا ہے۔ کہ کسی حدیث میں یا کسی لغت میں یا کسی تفسیر میں آپ لفظ خاتم النبیین کے معنے وہ دکھا دیں۔ جو آپ کرتے ہیں۔ جس کا جواب آپ نے کبھی نہیں دیا۔ مگر اب عدالت میں جا کر حلفی شہادت یوں ادا کی ہے۔ کہ لغت کی کسی کتاب میں خاتم النبیین کے معنے آخری نبی نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے مختلف معنے کئے جاتے رہے ہیں۔ چونکہ آپ اس مسئلہ پر ایک کتاب بھی بنام حقیقۃ النبوۃ لکھ چکے ہیں۔ اور اس میں بھی لفظ خاتم النبیین کے وہ معنے جو آپ کرتے ہیں۔ کسی لغت کی کتاب سے یا کسی حدیث سے یا کسی مفسر کے قول سے ثابت نہیں کئے۔ اب میں ذیل میں لغت کی چند سب سے بڑی کتابوں سے خاتم النبیین کے معنے نقل کرتا ہوں جن سے معلوم ہو گا کہ آپ کا بیان جو حلف کے ماتحت دیا گیا خلاف واقعات ہے۔ آپ ایسے اہم سوال پر ناواقفی کا عذر پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ یہ مسئلہ مدت سے زیر بحث ہے۔

۱۔ لسان العرب ختام وخاتِمُھُم وخاتَمھُم آخرھم یعنی کسی قوم کا ختام یا خاتِم یا خاتَم ان کا آخری ہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہے۔ والخاتِمُ والخاتَمُ من اسماء النبی صلعم وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای آخرھم قال وقد قری وخاتِم یعنی خاتِم اور خاتَم ہمارے نبی صلعم کے اسماء میں سے ہیں۔ اور قرآن کریم میں خاتم النبیین ہے۔ جس کے معنے ہیں آخری نبی اور اس کی دوسری قرأت خاتِم ہے اور اس کے آگے آپ کا اسم عاقب دیگران سب کے معنے آخر الانبیاء لکھے ہیں۔ یعنی آخری نبی۔

۲۔ قاموس۔ والخاتم ما یوضع ..... ومن کل شیٔ عاقبتہ واٰخرہ کخاتمتہ واٰخر القوم کالخاتم یعنی خاتم ہر چیز کا اس کا انجام اور اس کا آخر بھی ہے۔ جیسے اس کا خاتمہ اور خاتم کی طرح آخر القوم یعنی سب سے پیچھے آنیوالے کو بھی کہتے ہیں۔

۳۔ تاج العروس۔ والخاتم (آخر القوم کالخاتم) ومنہ قولہ تعالیٰ وخاتم النبیین ای آخرھم اور خاتم خاتِم کی طرح آخر القوم کو کہتے ہیں۔ یعنی سب سے پیچھے آنے والے کو۔ اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے خاتم النبیین جس کے معنے ہیں۔ آخری نبی۔

۴۔ مجمع البحار۔ والخاتم والخاتم من اسمائہ صلعم بالفتح اسم اے آخرہم و بالکسر اسم فاعل یعنی خاتَم اور خاتِم دونوں آنحضرت صلعم کے اسماء ہیں جنکے معنے ان کا آخری ہیں۔

۵۔ منتہی الارب۔ خاتم کے معنے ہیں۔ آخر چیزے و پایان آن و آخر قوم۔ خاتم بالفتح مشہور و محمد خاتم الانبیاء صلعم یعنی خاتِم اور خاتَم کے ایک ہی معنے ہیں۔ یعنی ہر چیز کا آخر اور اس کا انجام اور لوگوں میں جو سب سے پیچھے آئے۔ اور محمد صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ اب یہ پانچ لغت کی کتابیں ہیں۔ جن میں سے لسان العرب۔ تاج العروس اور قاموس سے بڑھکر لغت عربی پر اور کوئی سند نہیں۔ اور ان سب میں خاتم النبیین کے معنے آخری نبی لکھے ہیں۔ حالانکہ آپ حلفی بیان دیتے ہیں کہ لغت میں ان الفاظ (خاتم النبیین) کے معنے آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے۔ اور یہ بھی میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ان کتابوں میں سوائے آخری نبی کے اور کوئی معنے خاتم النبیین کے نہیں لکھے۔

دوم۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ الفاظ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی تو کسی کتاب میں نہیں کئے گئے لیکن کچھ اور مختلف معنے کئے گئے ہیں۔ کیا آپ مہربانی کر کے یہ روشنی ڈالیں گے۔ کہ کس کس لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے وہ مختلف معنے کیا گیا ہیں۔ مہربانی کر کے پورے پورے حوالجات دیں کیونکہ مجھے کسی لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے معنے سوائے آخری نبی کے کچھ نہیں ملے۔

سوم۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ بعض غیر احمدی علماء اس کے یہ معنے ضرور کرتے ہونگے تو غیر احمدی سے آپکی کیا مراد ہے۔ کیا وہ علماء مراد ہیں۔ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے بعد آپ کی بیعت نہیں کی۔ یا تیرہ سو سال کے کل علماء و آپکے نزدیک غیر احمدی ہیں۔ اگر صورت ثانی نہیں تو کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں

کہ تیرہ سو سال تک علمائے امت آخری نبی معنے کرتے رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اور کیا یہ اجماع امت تیرہ سو سال تک غلطی پر رہا۔ سوال حرف خاتم النبیین کے معنے پر ہے۔ اور مجھے صرف وہ حوالجات مطلوب ہیں جہاں لغت میں۔ اور وہ آپ پیش نہ کر سکیں۔ تو حدیث میں اور وہ بھی پیش نہ کر سکیں تو مفسرین یا شارحین حدیث کے اقوال میں کہیں خاتم النبیین کے معنے سوائے آخری نبی کے کچھ اور بھی لکھے ہوں۔

خاکسار محمد علی پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح کے جواب کا خلاصہ

جناب مولوی محمد علی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکی کھلی چٹھی جو آپنے گزشتہ ایام میں بڑی کثرت کے ساتھ شائع کی ہے۔ اور جس میں بزعم خود میرا ایک جھوٹ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے پہونچی۔ آپنے میرے ایک بیان کا جو لالہ رام کنور صاحب سب جج گورداسپور کی عدالت میں ۱۶ر جون ۱۹۲۲ء کو ہوا تھا۔ ایک فقرہ اس طرح پر نقل کیا ہے۔

"قرآن شریف میں محمد صاحب کیلئے کسی جگہ آخری نبی نہیں لکھا۔ محمد صاحب کو خاتم النبیین ضرور لکھا ہے۔ لیکن ان الفاظ کی تعبیر علیحدہ علیحدہ کی جاتی رہی ہے۔ لغت میں ان الفاظ کے معنے آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے۔ بعض غیر احمدی علماء اس کے یہ معنے ضرور نکالتے ہونگے۔ ایک دو علماء کی رائے میں نے دیکھی بھی ہے"

اس پر جو جرح آپنے چٹھی میں کی ہے۔ اس سے میں آپ کے خلاصہ تین اعتراضات سمجھا ہوں۔

اعتراض اول آپ کا یہ ہے۔ کہ عدالت میں میں نے یہ بیان دیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے کسی لغت کی کتاب میں نہیں لکھے۔ یہ بات صریح جھوٹ ہے۔ کیونکہ لغتوں میں کثرت کیساتھ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے موجود ہیں۔ بلکہ اس کے سوائے کتب لغت میں کوئی اور معنے دئے ہی نہیں گئے۔

جواب سو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ جو الفاظ میری طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ وہ میرے نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میرا یہ بیان ایک ہندو مجسٹریٹ کے سامنے ہوا تھا۔ جس سے بسبب ان کے عربی زبان اور اسلامی علم ادب کے ناواقف ہونے کے ایسی غلطی ہو جاتی جو اس عبارت میں ہوئی بالکل ممکن ہے۔ چونکہ یہ بیان نہ مجھکو دکھایا گیا نہ سنایا گیا۔ نہ اس کی تصدیق مجھسے کروائی گئی۔ اس لئے اس غلطی کا ازالہ بھی نہیں ہو سکا۔ یہ بیان دراصل مجسٹریٹ صاحب کے اپنے الفاظ میں ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس میں میری طرف منسوب کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دو دفعہ "محمد صاحب" کے لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ یہ الفاظ غیر مذاہب کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کرتے ہیں مسلمان نہیں کرتے۔ میں نے جو بیان عدالت میں دیا تھا۔ وہ ایک زود نویس اس وقت کمرہ عدالت میں قلم بند کرتا جاتا تھا۔ چنانچہ الفضل ۲۲ جون ۱۹۲۲ء میں وہ بیان شائع ہو چکا ہے۔ اس بیان میں امر زیر بحث کے متعلق میرے یہ الفاظ درج ہیں۔ "بعض لوگ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی بھی کرتے ہیں"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ میں نے جو بیان دیا تھا۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے لغت میں نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ مجسٹریٹ صاحب ہندو تھے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے لغت کے لفظ سے دھوکا کھایا ہے۔ اور یہ سمجھ لیا ہے کہ میرے بیان میں لغت کی مراد لغت کی کتب ہیں۔ حالانکہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ لغت کے اور لغت کی کتب کے الفاظ میں بڑا فرق ہے۔ لغت سے الفاظ کا وہ استعمال مراد ہوتا ہے۔ جو کسی ملک کے لوگوں میں رائج ہو۔ اور ان کے محاورات اور کلام استعمال میں اس کا وجود پایا جاتا ہو۔ اور گو اس میں شک نہیں کہ عربی لغت کا بہت سا علم ہمیں لغت کی کتب کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ کتب لغت میں جو معنے درج ہوتے ہیں۔ وہ تمام کے تمام لغت کے معنے نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ بعض وقت کتب لغت میں مصنفین تفسیری معنوں کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض اور باتیں بھی لغت نویسوں کی تحریر پر اثر ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ مگر عربی زبان کے محاورہ اور استعمال کے تتبع سے ایک محقق پتہ لگا سکتا ہے۔ کہ آیا جو معانی لغت کی کتاب بیان کرتی ہے وہ لغت کے معنی ہیں۔ یا اس مصنف نے کسی بیرونی اثر کے نیچے آکر لکھ دئے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ لغت اور کتب لغت کے مفہوم میں فرق ہے۔ اور میں نے عدالت میں لغت کا لفظ استعمال کیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی لغت میں نہیں ہیں۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا۔ کہ یہ معنے لغت کی کتب میں نہیں لکھے۔ اور میری تصدیق کیلئے یہ کافی ہے۔ کہ الفضل میں جو میرا بیان شائع ہوا ہے جو آپکی کھلی چٹھی کی اشاعت سے بہت پہلے کا ہے۔ اس میں میری طرف منسوب کر کے وہی بیان لکھا گیا ہے جو میں اب لکھ رہا ہوں۔

دوسرا اعتراض دوسرا اعتراض آپکا یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے ہم نبیوں کی مہر کرتے ہیں یہ نہ لغت سے ثابت ہیں۔ نہ حدیث سے نہ تفسیر سے

جواب اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں بفضلہ تعالیٰ ان سب اقسام کی کتب سے آپکا مطالبہ پورا کر سکتا ہوں۔ پہلے آپنے لغت کا حوالہ مانگا ہے۔ اس کے جواب میں میں آپسے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک لغت کی کتاب سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے ثابت ہیں۔ میں نے آجتک کوئی ایک لغت کی کتاب بھی نہیں دیکھی جس سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے ثابت نہ ہوں۔ مگر مولوی صاحب! افسوس آپ ایم اے بھی ہو گئے۔ اور مفسر قرآن بھی کہلائے۔ اور امیر قوم بھی منتخب ہوئے۔ مگر ہنوز آپ لغت کا استعمال نہیں جانتے۔ کیونکہ آپنے اتنا نہیں غور کیا کہ لغت کا کام مفردات کے معنے بتانا ہوتا ہے۔ نہ کہ جملوں کے معنے۔ پس آپ ذرا تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر خاتم کے معنے لغت میں دیکھیں۔ اور پھر نبیین کے معنے الگ دیکھیں۔ تب آپکو فوراً معلوم ہو جائیگا۔ کہ لغت کی کوئی ایسی کتاب نہیں جسمیں خاتم کے معنے مہر کے نہیں لکھے۔ اور کوئی لغت کی کتاب ایسی نہیں جس میں نبی کے معنے خدا کا فرستادہ نہیں لکھے۔ پس جب ہر ایک لغت میں ان الفاظ کے یہ معنے لکھے ہیں تو ثابت ہو گیا کہ تمام لغت کی کتابوں سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے ثابت ہیں۔ اب جبتک کوئی شخص ثابت نہ کرے کہ لفظ خاتم جب نبیین کے لفظ کے ساتھ ملکر استعمال ہو۔ تو اس کے معنے لغت عرب کی رو سے آخری نبی کے ہو جاتے ہیں۔ اور ثابت کرے کہ قرآن کریم کے نزول سے پہلے عربوں کی زبان میں خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے ہوا کرتے تھے۔ اسوقت تک اسکا یہ کہنا کہ ان الفاظ کے معنے لغت عرب میں نبیوں کی مہر کے نہیں لکھے۔ حد درجہ کی جہالت پر دلالت کرتا ہے۔

دوسرے درجہ پر آپنے حدیث کا حوالہ مانگا ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر فرمایا۔ لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا۔ یعنی اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے۔ اور آپکو یہ معلوم ہوگا کہ حضرت ابراہیم کی وفات بلکہ پیدائش بھی آیت خاتم النبیین کے نزول کے بعد ہوئی تھی۔ پس رسول کریم صلعم کا یہ فرمانا کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے صاف بتاتا ہے۔ کہ آپ الفاظ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے نہیں کرتے تھے کیونکہ اگر ان الفاظ کے معنے آخری نبی کے ہوتے تو آپ باب نبوت کے بند ہو جانے کے باوجود یہ کیونکر فرما سکتے تھے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا۔ اگر نبوت کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ تو خواہ کوئی زندہ رہے۔ یا مر جائے اس کی نسبت امکان نبوت غلط ہے۔ مگر نبی کریم صلعم امکان نبوت کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اور یہ جواز ثابت کرتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے آپ کے نزدیک آخری نبی کے نہیں ہیں۔

شراح حدیث اور مفسرین کے اقوال۔ سو وہ بھی سنیئے طاہر بوہری
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول قولوا انہ خاتم الانبیاء
ولا تقولوا لا نبی بعدہ لکھکر اپنی رائے ان الفاظ
میں ظاہر کرتے ہیں۔ وھذا لاینافی حدیث لا نبی بعدی
لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ (تکملہ مجمع البحار)
یعنی یہ قول حضرت عائشہ رض کا حدیث لا نبی بعدی کے خلاف
نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے
بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ
کرے۔

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں "ختم
بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ
بالتشریع علی الناس" یعنی ختم نبوت کے یہ معنے ہیں
کہ آپ کے بعد کوئی ایسا آدمی نہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نئی شریعت
دیکر بھیجے۔

(۳) پھر مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی جنہوں نے
چہل حدیث کی شرح لکھی ہے۔ اور جن کے متعلق آپ تسلیم
کرتے ہیں کہ وہ حدیث کے بہت بڑے عالم ہیں۔ لکھتے ہیں
"اور معنے خاتم النبیین کے وہی ہیں۔ جو ہم رسائل مذکورہ میں
لکھ آئے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبوت کے انتہائی نقطہ کمال تک پہنچے ہوئے ہیں۔ نبوت کا کوئی
درجہ باقی نہیں رہا جو آپ کو حاصل نہ ہو۔ اور تمام انبیاء اولین
ہوں یا آخرین آپ ہی سے فیضیاب ہیں وبس اور یہی مذہب
حضرت عائشہ رض کا ہے" (دیکھو الحکم جلد ۸ صفحہ ۳)
پھر دیکھیئے البحر المحیط میں جو تفسیر کی ایک مشہور اور مستند کتاب ہے لکھا
ہے "کہ اگر خاتم النبیین بفتح التاء سمجھا جائے تو اس کے معنے ہیں
انہم بہ ختموا فھو کالخاتم والطابع لھم" یعنی آپ
انبیاء علیہم السلام کے لئے بمنزلہ مہر ہوئے۔ پھر تفسیر فتح البیان میں لکھا
ہے۔ والمعنی الثانی انہ صار کالخاتم لھم الذی یختمون
بہ ویتزینون بکونہ منھم (جلد ۷ صفحہ ۲۸۶) یعنی خاتم النبیین بفتح التاء
کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کے لئے
مہر کی طرح ہیں۔ اور نبی آپ کے وجود سے زینت حاصل کرتے
ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا درجہ جو آپ نے
... آپ کو غالباً اس سے انکار نہ ہوگا کہ کل مفسرین ...
... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ہوا تھا۔ آپ خاتم النبیین کے معنے یوں بیان فرماتے ہیں
"آپ (آنحضرت صلعم) تمام نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی
آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو
حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنی تھے جن کو الٹا
کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا"
(دیکھو چشمہ مسیحی صفحہ ۴۷)
پھر آپ فرماتے ہیں
"اللہ جل شانہ نے آنحضرت کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو
افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔
اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت
بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے"
(دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)
پھر اور لیجئے اے مولوی صاحب آپ خود اپنے ترجمہ قرآن
انگریزی میں خاتم النبیین کی تفسیر لکھتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں
"لفظ خاتم کے اصل معنے مہر کے ہیں۔ اور مستنبط معنے آخری
حصہ کے ہیں لیکن جب خاتم نبی کے ساتھ ہو تو اس کے
حقیقی معنے آخری حصہ کے ہوتے ہیں.........
.... اصل میں اس لفظ کے معنے آخری
اور تمام صفات نبوت میں کامل ہونا۔ اور نبوت کے خاص نعماء کا
آپ کی اتباع میں جاری رہنا۔ آپ نبیوں کی مہر ہیں
کیونکہ آپ کے ذریعہ سے نبوت کی غرض اور خدا کی مرضی کا منشاء
ظہور جس میں انسانوں کی رہنمائی کرنی تھی آخر ایک کامل قانون
قرآن کریم کے ذریعہ سے پورا ہو گیا اور آپ اسواسطے بھی
نبیوں کی مہر ہیں کہ بعض نعمتیں جو نبیوں کو ملا کرتی تھیں
وہ آپ کی اتباع میں ہمیشہ جاری رہیں گی" (ملاحظہ ہو تصنیف
کردہ قرآن انگریزی صفحہ ۸۲۶) اب فرمایئے مولوی
صاحب آپ نے کس لغت اور کس تفسیر سے خاتم النبیین کے معنے
نبیوں کی مہر کے نکالے تھے اگر آپ بھی نکالکر دیکھیں مجھ سے
پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔
تیسرا اعتراض۔ تیسرا اعتراض آپ کا یہ ہے کہ جو معنے
بیان کیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے مختلف کئے جاتے رہے ہیں
یہ غلط ہے۔ کیونکہ ساری امت کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ
اس کے معنے سوائے آخری نبی کے اور کچھ نہیں۔ اور یہ کہ آنحضرت
صلعم کے بعد نبوت کا دروازہ کلی طور پر مسدود ہے اور اگر

ان معنوں کے علاوہ کوئی اور معنے کئے گئے ہیں تو پیش کئے جائیں۔
جواب اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ تمام علماء
خاتم النبیین کے معنے صرف آخری نبی کے کرتے آئے ہیں۔ گو جیسا کہ ہم نے
اعتراض نمبر ۲ کے جواب میں بعض مثالیں درج کی ہیں ان سے
صاف ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنوں میں خاص اختلاف
ہوتا آیا ہے چنانچہ خود آپ لفظ خاتم النبیین کے آخری نبی کے علاوہ
اور معنے کرتے رہے ہیں پھر نامعلوم کیسے اس مطالبہ کے کیا معنے ہیں
اور یہ دعویٰ کرنا کہ اس بات پر امت محمدیہ میں اجماع رہا ہے کہ
خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے ہیں۔ اور یہ کہ آنحضرت صلعم کے
بعد باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے۔ یہ ایک مضحکہ خیز دعویٰ
ہے۔ اور گو اعتراض نمبر ۲ کے جواب میں جو ہم نے تحریر کیا ہے وہی
اس دعویٰ کے بطلان کے لئے کافی ہے۔ مگر آپ کی مزید تسلی کے لئے کچھ
اور پیش کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلی آواز جو اس فرضی اجماع کے
دعویٰ کے خلاف اٹھتی ہوئی سنتے ہیں۔ وہ خود رسول کریم کی آواز
ہے آپ نے اپنے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ جو اس
بات پر دال ہے۔ کہ آپ کے نزدیک آپ کے بعد نبوت کا دروازہ
کلی طور پر بند نہیں ہوا۔
دوسری شہادت۔ دوسری شہادت اس دعویٰ
اجماع کے خلاف حضرت عائشہ صدیقہ رض کی ہے آپ فرماتی ہیں
"قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ" یعنی یہ تو کہا کرو
کہ نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ مت کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا
اب ظاہر ہے کہ اگر خاتم النبیین کے یہ معنے ہوتے کہ آپ بہمہ وجوہ آخری نبی
ہیں۔ تو حضرت عائشہ رض ایسا فتویٰ کس طرح صادر فرما سکتی تھیں پھر
صحابہ سے اتر کر ہمیں اس فرضی اجماع کے دعویٰ کے خلاف محی الدین
ابن عربی کی جو صوفیا میں شیخ اکبر کہلاتے ہیں۔ آواز سنائی دیتی ہے۔ آپ لکھتے
ہیں "النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع
و ھذا معنی قولہ صلعم ان الرسالۃ والنبوۃ
انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون
علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی"
یعنی جو نبوت آنحضرت صلعم کے وجود سے منقطع ہوگئی ہے وہ نبوت
تشریعی ہے۔ اور یہ جو آنحضرت صلعم کا قول ہے کہ نبوت اور رسالت
منقطع ہوگئی جس سے مراد آپ کی یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا رسول نہیں
ہوگا جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو

نیا "خلیفۃ المسلمین" اور مسلمانان ہند

خلیفہ کی شان اور اس سے اخلاص مندی

مسلمانان ہند خلافت ٹرکی کے لئے جس قدر کوشش اور سعی کر رہے تھے۔ اور جس قدر قربانی اور ایثار کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اس کی بنا پر انہیں کامل توقع تھی۔ کہ نئے "خلیفۃ المسلمین" کے انتخاب کے مشورہ میں ان کو بھی شریک کیا جائیگا۔ اور انکی رائے بھی معلوم کی جائے گی۔ لیکن افسوس انتخاب کے متعلق ان کو کسی نے پوچھا تک نہیں۔ اور کمالیوں نے جس کو اپنے ڈھب کا پایا۔ اُسے خلیفہ کا نام دیدیا۔ البتہ مسلمانان ہند کے نام یہ حکم بھیجدیا۔ کہ عبدالمجید ولد امیر المومنین عبد العزیز خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین منتخب ہوئے ہیں۔ اور خطبہ میں آپ کا نام اسی طریق سے ذکر کیا جائے جس طرح اوپر انکی تصریح کی گئی ہے"

اس حکم کے لب و لہجہ اور انداز سے مترشح ہے کہ کمالی ہندوستان کے مسلمانوں کو باوجود ان کے اس قدر اخلاص اور عقیدت کے ماتحت رعایا سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ لیکن باوجود اس کے مسلمانان ہند کا اخلاص اسقدر بڑھا ہوا ہے۔ کہ ایکطرف تو وہ کمالیوں کی تعریف و توصیف کے پل باندھ رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنی عقیدت کے پھول نئے "خلیفۃ المسلمین" پر بڑی فراخ دلی سے نچھاور کر رہے ہیں۔ چنانچہ مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر سیٹھ چھوٹانی نے تہنیت و تبریک کا حسب ذیل برقی پیام ارسال کیا ہے۔

"متفقہ ہندوستان علی الخصوص تمام مسلمان یور میجسٹی کی خدمت اقدس میں تخت نشینی کی تقریب سعید پر صمیم قلب سے پرخلوص تہنیت و تبریک پیش کرتے ہیں۔ مسلمان آپ کی عظیم الشان شخصیت پر اعتماد کامل رکھتے ہوئے متیقن ہیں۔ کہ خلافت کی انگلیت اور اقتدار آپ کا مقدم ترین مقصد ہے۔ اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے درخشاں عہد حکومت میں مقدس و متبرک اسلام کا مستقبل تاباں و شاندار ہوگا"

اگرچہ یہ پیغام بہت مختصر ہے لیکن اخلاص مندی اور عقیدت شعاری کے لئے جس قدر الفاظ مل سکتے تھے۔ ان کے صرف کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی گئی۔

علاوہ ازیں مجلس عالیہ مرکزیہ خلافت نے اپنے ۱۲ نومبر کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں حسب ذیل قرار داد منظور کی کہ

"مجلس عالیہ مرکزیہ خلافت کا یہ اجلاس جو ہندوستان کے مسلمانوں کے خیالات کی نمائندگی کرتا ہے۔ خلیفۃ المسلمین امیر المومنین ہز امپیریل میجسٹی سلطان معظم شاہی عبد المجید خان ثانی خلد اللہ ملکہ کے قدموں میں اپنی مخلصانہ وفاداری و اطاعت گذاری پیش کرتا ہے۔ اور دنیائے اسلام کو عموماً اور ملت ترکیہ کو خصوصاً اس موزون انتخاب پر مبارکباد دیتا ہے۔ اور عاجزانہ طور پر خدا سے دعا کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کی خلافت و سلطنت مدت مدید تک اسلامی دنیا پر قائم رہے اور ان کا عہد حکومت دنیائے اسلام کے لئے برکت و مسرت کا دائمی سرچشمہ ثابت ہو۔ مجلس عالیہ مرکزیہ خلافت کا یہ اجلاس اعلان کرتا ہے۔ کہ خلیفہ کے انتخاب کا یہ طریقہ شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے۔ اور مجلس عالیہ ملیہ انگورہ کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد کا ہدیہ پیش کرتا ہے۔ کہ اس نے اسلامی روایات کا احیا کیا۔ جو کئی صدیوں سے مردہ ہو چکی تھیں اور یہ اجلاس مجلس عالیہ ملیہ انگورہ کی مذہبی روح اور انکی عالی خدمات اسلامیہ اور ان کے جذبہ دینی و ملی کو بنظر استحسان سے دیکھتے ہوئے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے"

اس کے ساتھ ہی یہ قرار داد بھی منظور کی گئی۔

"امیر المومنین سلطان عبد المجید خان ثانی کے تخت خلافت پر متمکن ہونے کی تقریب کو ہندوستان میں مسرت و شادمانی کے درمیان منایا جائے۔ اس مقصد کے لئے مجلس معتمد صاحبان کو تاریخ مقرر کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ اس روز جدید خلیفہ کی غائبانہ بیعت کی جائے۔ اور تمام مساجد میں نماز جمعہ کے بعد دعا کی جائے"

ان قرار دادوں میں نئے "خلیفۃ المسلمین" کو خاص اہتمام سے سلطنت اور خلافت دونوں کا حامل قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ جسے صرف مرکزی خلافت کمیٹی کے کارکنوں کے حد سے بڑھے ہوئے جوش عقیدت پر محمول کرنا چاہئے۔ کیونکہ "خلیفۃ المسلمین" کا تخت حکومت پر متمکن ہونا تو الگ رہا۔ ترکان احرار کو تو یہ بھی گوارا نہیں۔ کہ "خلیفۃ المسلمین" کا پہلا خطاب ہی قائم رہے۔ چنانچہ مرکزی خلافت کمیٹی نے اپنی قرارداد میں نئے "خلیفۃ المسلمین" کے نام کے ساتھ جو "ہز امپیریل میجسٹی" کا خطاب لکھا ہے۔ اسکو بھی کمالیوں نے بالکل منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ قسطنطنیہ کا ۲۲ نومبر کا حسب ذیل تار شائع ہو چکا ہے۔

"سرکاری اعلانات مظہر ہیں۔ کہ نئے خلیفہ کو "ہز ہائینس" کا خطاب دیا گیا ہے۔ اور "ہز امپیریل میجسٹی" کا خطاب منسوخ کر دیا گیا ہے"

کیا مرکزی خلافت کمیٹی اب بھی نئے "خلیفۃ المسلمین" کے انتخاب کو "شریعت اسلامیہ کے مطابق" قرار دے گی۔ جب کہ حکومت کے اختیارات کے علاوہ خلیفہ کو خطاب تک سے محروم کر دیا گیا ہے۔

مرکزی خلافت کمیٹی اور اس کے صدر نے جس جوش و خروش سے نئے "خلیفۃ المسلمین" کے قدموں میں اپنی مخلصانہ وفاداری اور اطاعت گذاری کو پیش کیا ہے۔ وہ کہاں تک حق بجانب ہے اور اسلام کے مستقبل کے متعلق انکی ذات والا صفات سے جو توقعات قائم کی گئی ہیں۔ وہ کس حد تک ممکن الوقوع ہیں۔ اس کے متعلق اگر نئے "خلیفۃ المسلمین" کی گذشتہ زندگی کے حالات معلوم ہوں تو کسی نتیجہ پر باسانی پہنچا سکتا ہے۔ اس وقت ان کی عمر ۵۵ سال کی ہے۔ اس عرصہ میں اگر انہوں نے اپنے قول و فعل سے اسلام کی کچھ خدمت کی۔ تقویٰ و طہارت کی زندگی بسر کی احکام اسلام کی پابندی اختیار کی۔ اور اپنی طاقت کے مطابق دوسروں سے پابندی کرانے کی کوشش کی۔ تو آئندہ کے متعلق بھی توقع ہو سکتی ہے کہ ان کا عہد حکومت بقول مرکزی خلافت کمیٹی دنیائے اسلام کے لئے برکت و مسرت کا دائمی سرچشمہ ثابت ہو لیکن اگر پہلی زندگی میں انہوں نے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی۔ ان کی ذات سے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ تو آئندہ کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے ارکان مرکزی خلافت کمیٹی کو پہلے نئے "خلیفۃ المسلمین" کے حالات زندگی معلوم کرنے چاہئے تھے اور پھر اپنی اخلاص مندی کا ہدیہ پیش کرنا اور توقعات قائم کرنا چاہئے تھیں۔ ایسی صورت میں جبکہ ترکان احرار خلافت سے دنیوی اقتدار کو علیحدہ کر کے اسے محض روحانی حد تک محدود کر رہے ہیں۔ فطرتاً مسلمانان ہند بڑے اشتیاق کے ساتھ یہ معلوم کرنے کے خواہشمند ہوں گے کہ نیا خلیفہ جو منتخب ہوا ہے۔ اس کی روحانیت دوسروں کی نسبت کس قدر بڑھی ہوئی ہے۔ اور اس میں روحانی طاقت کتنی زیادہ ہے۔ لیکن افسوس کہ "خلیفۃ المسلمین" کے متعلق اس بارہ میں ترکان احرار نے کچھ بھی روشنی نہیں ڈالی۔ ہاں ایک خاص خبر بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ خلیفہ ممتاز مصور اور مختلف فنون میں ماہر ہیں۔ آپ کی حرم محترم بھی ممتاز ماہر موسیقی ہیں۔ ڈیلی ایکسپریس میں بھی یہی خبر چھپی ہے "لکھنؤ ۲۴ نومبر" میں بایں الفاظ شائع ہوئی ہے

"جدید خلیفۃ المسلمین" فنون لطیفہ یعنی مصوری موسیقی وغیرہ کے زبردست ماہر ہیں۔ انھوں نے اپنا ایک نمونہ فن گذشتہ دنوں میں بمقام لنڈن بھی پیش کیا تھا"

ارکان مرکزی خلافت کمیٹی کو اپنی قرار دادیں اس خبر کی روشنی میں پڑھنی چاہئیں۔ اور پھر دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان کا اخلاص اور عقیدت ایسی ذات کے ساتھ جس کی اسوقت تک اگر کوئی خصوصیت اور قابلیت معلوم ہوئی ہے۔ تو صرف یہ کہ وہ "فنون لطیفہ کا زبردست ماہر ہے"۔ اور ان کی حرم محترم بھی "ممتاز ماہر موسیقی ہیں" جس انسان کی ساری عمر لہو و لعب اشتغال میں گذری ہو۔ اسکا "خلیفۃ المسلمین" منتخب ہونا ہی قابل ماتم بات ہے۔ لیکن اگر کمالیوں نے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ایسے ہی شخص کو "خلیفۃ المسلمین" بنانا مناسب سمجھا تو ارکان خلافت کمیٹی کو کیا ہوگیا۔ کہ اس قدر اس کے والہ و شیدا ہو رہے ہیں۔ جشن مسرت قائم کرنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ اور غائبانہ بیعت کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ کیا ہندوستان کے سارے مسلمان ان کی ہاں میں ہاں ملائینگے۔ اور ایسے شخص کی بیعت کر لینگے جس کے اوصاف حمیدہ اور صفات پسندیدہ کا نمونہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمیں بادل ناخواستہ کہنا پڑے گا جیسی روح ویسے فرشتے۔

خدا تعالےٰ مسلمانوں کو حق اور صداقت کے سمجھنے اور اس پر کاربند ہونے کی توفیق بخشے۔ اور یہ معاملات جو پیدا ہو رہے ہیں ان سے صحیح نتیجہ پر پہنچائے۔

مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک رسالہ "ردِ ابن کفیر قبلہ" کے صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے۔

"حضرت مولوی صاحب مرحوم (حضرت خلیفہ اول) نے اپنی وفات سے چار پانچ ماہ پیشتر اپنی بھتیجی کا جنازہ جو احمدی نہ تھی۔ پڑھا اور آپ کے پیچھے خود میاں صاحب (حضرت خلیفہ ثانی) نے بھی پڑھا"

اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا گیا تھا کہ آپ کے پاس اس عورت کے احمدی نہ ہونے کیا ثبوت ہے۔ دوم آپ کا یہ کہنا بالکل جھوٹ اور بہتان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کا جنازہ پڑھا۔ اگر آپ اپنے اس بیان میں سچے ہیں تو ثبوت پیش کریں۔ یا اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔

یہ مطالبہ جو ایک سے زیادہ مرتبہ دوہرایا گیا۔ اور جس پر سال سے بھی زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ تا حال مولوی صاحب نے پورا نہیں کیا۔ نہ اُنھوں نے اپنے بیان کی صداقت میں کوئی ثبوت پیش کیا ہے۔ اور نہ اس کذب بیانی اور افترا پردازی کو واپس لے کر اپنی غلطی کا اقرار کیا ہے۔ کیا مولوی صاحب مہربانی کر کے اس کے پورا کرنے کی طرف توجہ فرمائینگے۔ اور اخبار "پیغام صلح" انہیں اسوقت تک یاد دہانی کراتا رہے گا جب تک ہمارے مطالبہ کو وہ پورا نہ کر دیں۔

تلوار کا مذہب اسلام ہے یا عیسائیت

اسلام کو تھوڑے ہی عرصہ میں اور اس کے بعد ایک قلیل عرصہ میں جو بے نظیر ترقی ہوئی۔ اس کی وجہ اسلام کی صداقت اور حقانیت تھی۔ لیکن عیسائی صاحبان اس پر پردہ ڈالنے کے لئے شروع سے یہ کہتے رہے ہیں کہ اسلام کی ترقی کی وجہ تلوار تھی۔ تلوار کی وجہ سے یہ مذہب پھیلا۔ کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہ لوگ جو اسلام پر یہ لغو اعتراض کرتے تھے۔ اب اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ اس اعتراض کی اصل مستحق عیسائیت ہے جس کی اشاعت کے لئے زور اور قوت سے کام لیا گیا ہے چنانچہ حال میں بمقام اکسفورڈ پادریوں کی جو کانفرنس "عیسائیت ایک عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر بحث کرنے کے لئے منعقد کی گئی۔ اس میں ریورنڈ ایچ۔ ڈی اے میجر نے بیان کیا کہ

"ہمارا یقین ہے۔ کہ مسیحیت نے اپنے خلقی اخلاق اور روحانی اثرات کیوجہ سے کامیابی حاصل کی۔ تاہم یہ تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ تاریخ میں بعض نازک مواقع پر جسمانی طاقت ہی نے معاملہ کا رخ بدلا"

جسمانی طاقت سے مراد تلوار ہی ہے۔ جس کے استعمال کرنے والوں میں سے بطور مثال شارلیمین کو پیش کیا جا سکتا ہے جس کی تبلیغی سعی نے اکثر سکسنوں کے سامنے موت یا بپتسمہ میں سے ایک شے قبول کرنے کو کہا۔

"عیسائیت کے متعلق ایک ریورنڈ کی اس شہادت سے ظاہر ہے۔ کہ تلوار کا مذہب اسلام نہیں۔ بلکہ عیسائیت ہے جس کا خود عیسائی بھی اعتراف کر رہے ہیں۔

خلافت ترکی کے متعلق مسلمانوں کی نازک پوزیشن

کمالیوں نے خلافت ترکی پر قبضہ کر کے مسلمانان ہند کی پوزیشن ایسی نازک بنا دی ہے کہ وہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کے مصداق ہو رہے ہیں اگر کمالیوں کا بنایا ہوا ایسا خلیفہ مانتے ہیں جس سے دنیوی اقتدار بالکل چھین لیا گیا ہے۔ تو ان کا وہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے جس پر انہوں نے ساری شورش کی بنیاد رکھی ہے یعنی یہ کہ خلیفہ کے لئے دنیاوی اقتدار لازمی ہے۔ اور اگر انکار کرتے ہیں تو انہیں کمالیوں کو بھی خلافت کے دنیوی اقتدار کو تباہ کرنے والے کہنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے وہ عجیب کشمکش میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور نئے "خلیفۃ المسلمین" کے متعلق کوئی صاف بات بیان نہیں کرتے۔ لیکن غیر مسلم اخبارات صفائی کے ساتھ خلافت ترکی کی حقیقت پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ ٹائمز آف نٹال نے ۲۷ نومبر کو لکھا ہے۔

"سلطان وحید الدین تو انگریزوں کے جہاز میں سوار ہو کر مالٹا میں بھاگ گئے۔ اور ترکوں نے شہزادہ عبد المجید کو خلیفہ اسلام منتخب کر لیا شہزادہ عبد المجید خلیفہ تو منتخب ہو گئے۔ لیکن انہیں سلطان کا لقب نہیں دیا گیا۔ اور نہ ہی ہز میجسٹی کی بجائے انہیں ہز ہائی نس لکھا جائیگا۔ مسلمانان عالم کا یہ دعویٰ ترکوں کے اس فعل سے بے بنیاد ثابت ہوا۔ کہ خلیفہ کیلئے دنیاوی طاقت بھی لازمی ہے اب ترکی میں جمہوری حکومت ہوگی۔ اور خلیفہ کی حیثیت پوپ کی طرح محض ایک روحانی پیشوائی سی رہجائے گی۔ وہ اب مسلمان بادشاہوں کا ایک دعاگو مذہبی پیشوا ہوگا۔ اور اس جبروت و سطوت کا اسمیں نام و نشان بھی نہ ہوگا جو ترکی کے پہلے سلاطین میں ہوا کرتی تھی ترکوں نے خلافت اور بادشاہت کو علیحدہ علیحدہ کر کے اپنی طاقت نا معلوم طور پر کم کر لی ہے"۔

اس وقت مسلمان خواہ اس امر کے تسلیم کرنے میں کتنی ہی لیت و لعل کریں۔ لیکن آخر انہیں دو باتوں میں سے ایک ضرور اختیار کرنا پڑیگی یا تو انہیں اپنے اس دعویٰ سے دست بردار ہونا پڑیگا۔ کہ خلافت کے لئے سلطنت ضروری نہیں ہے۔ یا پھر کمالیوں کو بھی خلافت اسلامیہ کا دشمن قرار دینا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

طریق تبلیغ میں نقص اور ان کی اصلاح

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱۰ نومبر ۱۹۲۲ء

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

تمہید

چونکہ میرے گلے میں تکلیف ہے۔ اس لئے میں اختصار سے دو ضروری باتوں کی طرف قادیان کی جماعت کے لوگوں اور بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔

طریق تبلیغ

تبلیغ کا کام ہماری جماعت کے فرائض میں سے ہے۔ اور یہ میں نے بارہا بیان کیا ہے۔ اور پہلے بھی بتایا جا چکا ہے۔ کہ کسی کلام کی خوبی خواہ کسی حد تک ترقی کیوں نہ کر گئی ہو۔ اس وقت تک دل نشین نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے پیش کرنے کا طریق دلچسپ نہ ہو۔ پھر کوئی بات صرف دلچسپ طریق سے پیش کرنے پر بھی دل میں نہیں بیٹھ سکتی۔ جب تک ان طریقوں کو نہ استعمال کیا جائے۔ جن سے کسی کو ہم خیال بنایا جاتا ہے۔ لیکن جماعت میں بہت سے لوگ ہیں جو تبلیغ کرتے ہیں۔ مگر اس میں ایسی غلطی کر جاتے ہیں اور ایسے اہم امور کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ جو نکلنا چاہئیے۔ اور وہ برکات حاصل نہیں ہوتیں جو ہونی چاہئیے۔

تبلیغ میں قوت کی تحدید لازمی ہے

آج میں ان دو نقصوں کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ جن کی وجہ سے جماعت کی کوششیں اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر رہیں۔ اور جماعت کافی ترقی نہیں کر رہی۔ وہ نقص یہ ہیں۔

مبلغ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جس طرح اعلیٰ درجہ کی چیز کو اعلیٰ طریق پر پیش کرے۔ اسی طرح اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ تبلیغ کے عرصہ اور زمانہ کی حد بندی کرے۔ وہ چیز جو چھ مہینے میں ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال نہ کرے کہ ایک ہی مہینہ میں ہو جائے۔ اور جو کام ایک مہینہ میں ہو سکتا ہے اس کو چھ مہینہ پر مت ڈالے۔ کیونکہ اس طرح طاقتوں کا نقصان ہوتا ہے۔

تو زمانہ کا اثر کام پر بہت ہوتا ہے۔ اگر ایک تجربہ کار ڈاکٹر پیٹ کا اپریشن کرے۔ جو دس پندرہ منٹ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ چھ گھنٹہ صرف کرے۔ اور آہستہ آہستہ کام کرے۔ تو اس کی تجربہ کاری مریض کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ مریض مر جائیگا۔ پس اگر گھنٹوں کا کام مہینوں پر ڈالا جائیگا تو وہ کام اچھا نہیں ہو سکتا بلکہ خراب ہوگا۔ اسی طرح تبلیغ کے کام کے لئے ایک حد تک دھیمہ ضروری ہے اور ایک حد تک جلدی

تبلیغ کے لئے ایک معین زمانہ کا انتظار ضروری ہے

میں دیکھتا ہوں جماعت میں دونوں قسم کے آدمی ہیں۔ اور اپنی اپنی حد پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو تبلیغ کرنے میں طول امل سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنے کام کو تین تین چار چار سال اور اس سے بھی زیادہ پر ڈالتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ کام آہستہ آہستہ ہو جائیگا۔ ان کی آہستگی خواجہ (کمال الدین) صاحب کے لیکچروں کی طرح ہوگی۔ تو گاڑی منزل پر پہنچے گی تو مسافر اتر چکے ہونگے۔ ایسے لوگ کعبہ کی بجائے ترکستان کی راہ لیتے ہیں۔ جیسا کہ خواجہ صاحب احمدیت کی طرف لانے کی بجائے خود غیر احمدیوں کی طرف چلے گئے۔ اگر ایک شخص کھلی کھلی سنا دے تو اس قسم کے لوگ کہتے ہیں۔ کہ آہستہ آہستہ تبلیغ کرنی چاہئیے۔ لیکن ان لوگوں کی آہستگی آگے کی طرف لیجانے کی بجائے پیچھے کی طرف ہٹاتی ہے۔ اور آخر تیزی سے ہلاکت کے گڑھے میں لے جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ یہ لوگ غیر احمدی یا پیغامی ہو جاتے ہیں۔ یا مخلص نہیں رہتے۔ بلکہ ایسے لوگوں میں ایک سستی آ جاتی ہے۔ چونکہ دین کی اشاعت کے بارے میں ایک حد تک بیکار رہتے ہیں۔ اس لئے ان پر ایک قسم کا فالج پڑ جاتا ہے۔ اور جیسا کہ مفلوج آدمی نوجہاتا ہے۔ مگر بیکار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قاعدہ ہے۔ کہ انسان جب تک اپنے اعضاء سے کام نہ لے تو ان میں حس باقی نہیں رہتی۔ بلکہ ہوتے ہوتے گٹھیا ہو جاتا ہے۔ پس یہی حال ان لوگوں کا مذہبی طور پر ہوتا ہے۔ جو تبلیغ کے کام میں سستی کرتے۔ اور تبلیغ کو لمبے عرصہ پر ڈالتے رہتے ہیں۔

تبلیغ کے نتائج اور تعجیل

لیکن ایک اور شخص ہوتا ہے اس کا معاملہ اس قسم کے لوگوں سے الٹ ہوتا ہے۔ وہ تیزی سے تبلیغ کرتا ہے۔ راستہ میں ایک شخص ملا وہ اس کو کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ اور ایک آدھ گھنٹہ تبلیغ میں صرف بھی کرتا ہے۔ اور جب وہ اس عرصہ میں نہیں مانتا۔ تو کہتا ہے۔ کہ اس کے دل پر مہر ہے۔ یہ نہیں مانیگا۔ ظاہر ہے کہ اس کو ہر وقت حضرت ابو بکر جیسے لوگ تو مل نہیں سکتے۔ جو سننے کے ساتھ ہی مان لیں۔ ایسا شخص جلد مایوس ہو جاتا ہے۔ دیکھو ہیرا ایک کوئلہ ہی ہوتا ہے۔ جب وہ کان سے نکلتا ہے تو اس کے ماہر جوہری اس پر بڑی محنت کرتے۔ اور اس کو مشکل سے تیار کرتے ہیں۔ تب کہیں وہ اپنی قیمت پاتا ہے۔ اسی طرح ایک انسان جس کے دل پر طرح طرح کے زنگ لگے ہوئے ہیں۔ وہ حکایات جو اس نے باپ دادا سے سنی ہوتی ہیں۔ دل میں رچی ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پندرہ منٹ کی تبلیغ سے اس قدر زنگ اور پہلے خیالات دور ہو جائیں۔ وہ کس طرح فوراً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دے۔ اور مان لے کہ حضرت صاحب سچے ہیں اور خدا کے رسول ہیں۔ جو شخص اتنی جلدی دوسرے کے متعلق فیصلہ کرتا ہے۔ وہ یقیناً مایوس ہو جائیگا۔ سب سے الگ۔ اور اس کو کسی میں کوئی خوبی نظر نہیں آئیگی۔ ایسا شخص جو چاہتا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو بھی تبلیغ کرے۔ وہ فوراً تبلیغ سنتے کے ساتھ ہی مان لے۔ لازمی طور پر ایسے شخص کے دل میں مایوسی پیدا ہو جائیگی۔ اور اس کا اثر اس پر یہ ہوگا کہ خود بھی محروم ہو جائیگا۔ اور یہ حالت تبلیغ کرنے والے اور جسکو کی جاتی ہے۔ دونوں کے لئے خطرناک ہوتی ہے۔ چاہئیے یہ کہ اگر

کوئی اس وقت نہیں سنتا تو اس کے متعلق مایوس نہ ہو۔ اور یہ نہ سمجھے کہ یہ آئندہ کبھی نہیں سنیگا۔ بلکہ اسکو پھر سناؤ۔ اور سمجھو کہ اس وقت اس کی طبیعت اچھی نہیں یا کسی کام میں مشغول ہے۔ یا کوئی ایسی بات ہے جس کی وجہ سے میری بات نہیں سنتا۔ اس لئے مجھکو چاہیئے کہ اس وقت نہیں۔ تو کسی اور وقت سناؤں۔ پس دوسرے وقت جب وہ سن سکے سناؤ اس کے مقابلہ میں دوسرا شخص جو ہمیشہ سنانے کے وقت کو آئندہ کے زمانہ پر ڈالتا رہتا ہے۔ کہ پھر سناؤنگا۔ اور پھر سناؤنگا ابھی وقت نہیں آیا۔ وہ کبھی کبھی سنا نہیں سکتا حتیٰ کہ اس دنیا سے گذر جاتا ہے۔ پس ایک تو اس لئے حق کے پھیلانے سے محروم رہتا ہے۔ کہ وہ کہتا ہے۔ میں نے فلاں کو جب کہدیا تو وہ فوراً کیوں نہیں مانتا۔ اور دوسرا اس لئے کہ اسے کہنے کا وقت ہی نہیں ملیگا۔

مایوس مت ہو

پس کہنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور منوانے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اگر وہ آج نہیں مانیگا۔ تو کل مانیگا۔ کل نہیں تو پرسوں مانیگا۔ بعض لوگ متواتر تبلیغ کرنے پر بیس بیس پچیس پچیس سال کے بعد مانتے ہیں تو تبلیغ کے کام میں مایوسی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ مایوسی کا نتیجہ بڑا ہی خطرناک ہوتا ہے۔ مایوس ہونے والے لوگوں کے ذریعہ ہدایت نہیں پھیلا کرتی۔ پس کبھی ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ فلاں شخص نہیں مانیگا۔ دیکھو قرآن کریم میں جن لوگوں کے متعلق آتا ہے ختم اللہ علیٰ قلوبہم آخر ان لوگوں کے دلوں کی مہریں بھی ٹوٹیں کہ نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ مان گئے۔ جس وجہ سے مہر لگائی گئی تھی۔ اس وجہ کو انہوں نے دور کر دیا۔ اس لئے ان کو ہدایت دی گئی۔ جو قفل لگاتا ہے وہ کھول بھی سکتا ہے۔ اور کھولتا ہے۔ یاد رکھو جس طرح قفل عارضی ہوتے ہیں۔ مہریں بھی عارضی ہوا کرتی ہیں۔ جب حالات بدل جاتے ہیں۔ تو مہریں بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ پس مبلغ کے لئے مایوس ہونا بہت ہی خطرناک ہے۔ وہ سمجھے کہ اب نہیں تو پھر مان لیگا۔

تبلیغ میں سستی نہ ہو

اور یہ بھی بہت برا طریق ہے۔ کہ تبلیغ کے کام میں سستی کی جائے اور کہا جائے کہ اس سال تو ہم یہ بتائینگے۔ کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور پھر اگلے سال یہ کہ مصلح آنا چاہیئے۔ اور پھر کئی سال کے بعد کہینگے کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ اور پھر بتائینگے کہ آپ کے دعویٰ کے دلائل یہ ہیں۔ اس طرح وہ بیس پچیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبے عرصہ کا پروگرام تیار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی کو نہیں معلوم کہ اس عرصہ تک جس شخص کو تبلیغ کرنی ہے۔ وہ زندہ بھی رہیگا یا نہیں۔ اور خود ہم بھی آخری مسئلہ بتانے تک زندہ رہینگے۔ یا نہیں۔ پس حق فوراً پہنچاؤ۔ اور دلیری سے پہنچاؤ۔ اگر کوئی کسی وجہ سے اس وقت نہیں سن سکتا۔ تو کل سناؤ۔ لیکن سنانے میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔

استقلال کا اثر

یہ مت خیال کرو کہ اگر ہم سنائینگے تو لوگ گھبرا جائینگے۔ یہ سچ ہے کہ جب ہم سنائینگے۔ تو لوگ ضرور گھبرا جائینگے۔ کیونکہ ان کے دلوں پر زنگ ہیں۔ مگر تم سنانے میں تاخیر مت کرو۔ اور جب سناؤ تو مایوس مت ہو۔ اگر تم مایوس نہیں ہوگے تو پھر کے دل بھی نرم کر کے اپنے ساتھ ملا لوگے۔ کیا تم پہاڑوں کے غاروں کو نہیں دیکھتے۔ یہ غار دریاؤں نے بنائے ہیں۔ پانی برستا ہے اور وہ باہر نکلنے کے لئے زور لگاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اپنا راستہ نکال لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اتنی بڑی بڑی غاریں بن جاتی ہیں۔ جو میلوں میل لمبی ہوتی ہیں۔ یورپ کے لوگ باوجود مشینوں اور بارود وغیرہ کی کثرت کے اتنے بڑے بڑے غار بناتے ہیں۔ بڑی بڑی جد وجہد اور کوشش سے کام لیتے ہیں۔ تب کہیں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن دریا اپنا پورا زور لگاتے ہیں اور بعض کاٹ سکتے ہیں۔ کاٹتے ہیں۔ اور دوسرے موقع پر بھی اسی طرح کاٹتے ہیں۔ اور غاریں بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ

پس دونوں نکتوں کو یاد رکھو۔ کہ بعض لوگ جلدی مان لینے والے ہوتے ہیں۔ اور بعض بہت دیر میں۔ اگر ایک جلدی مانتا ہے۔ اس لئے سب کے متعلق یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی جلدی مان لینگے۔ اور اگر ایک دیر میں ماننے والا ہے۔ تو سب کے متعلق یہ نہیں خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ دیر ہی سے مانینگے۔ تبلیغ میں دونوں قسم کے لوگوں کی حالت کو مد نظر رکھو۔ کہ تبلیغ جلدی اور مناسب طریق پر کرو۔ جس نے جلدی ماننا ہے۔ وہ جلدی مان لیگا۔ اور جو جلدی نہیں مانتا۔ اس کے متعلق مایوس مت ہو۔ لگے رہو۔ آخر وہ مان لیگا۔ مایوس ہونے کی یہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ تمہیں علم ہو کہ اس نے محروم ہی مرنا ہے۔ اور اس علم کا ذریعہ خدا کا الہام اور وحی ہو سکتی ہے۔ لیکن تمہیں جب الہام اور وحی نہیں ہوئی ہے تو پھر مایوس مت ہو۔ اور تبلیغ میں لگے رہو۔ ایک دن میں دو دن میں سال میں دو سال میں مان لینا ضروری نہیں تم یہ خیال رکھو کہ آخر مانیگا۔ ممکن ہے کہ اس نے بہت لمبے عرصہ کے بعد ماننا ہو۔ اور تم لمبے عرصہ کی تبلیغ سے گھبرا کر چھوڑ دو۔ حالانکہ جس دن اس کو تبلیغ کرنا چھوڑو وہی وقت اس کے حق قبول کرنے کا وقت ہو۔ اس حالت میں تمہارا تبلیغ چھوڑ دینے کا نتیجہ اس کی محرومی اور تمہاری ناکامی ہوگا۔

پس دونوں باتوں کو مد نظر رکھو۔ تبلیغ میں سستی نہ کرو۔ اور لوگوں سے مایوس مت ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری تبلیغ میں برکت ڈالیگا۔ اور اس سے تمہارا وہ فرض ادا ہوگا۔ جو تمہارے ذمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری سستی دور کرے۔

ایک ضروری اعلان

میں آج کل آریوں کے مایۂ ناز مسئلہ قدامت روح و مادہ کی تردید میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔ اور متعدد و موافق و مخالف کتابیں اور رسالے مطالعہ کر چکا ہوں۔ مگر وسعت معلومات نیز مضمون کو ایک حد تک مکمل کرنے کے لئے بذریعہ اعلان عام کے ذریعہ اخبار الفضل۔ آریہ۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی وغیرہ تمام مذاہب کے افراد کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جس صاحب کو اس مسئلہ کے ثبوت یا تردید میں کوئی دلیل معلوم یا کوئی اعتراض ان کو کھٹکتا ہو۔ لکھ کر ارسال فرما دیں۔

مگر غرض یہ ہے۔ کہ تناسخ یا حدوث دنیا یا حدوث سلسلہ دنیا ان تینوں مسئلوں کے متعلق کچھ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ گذارش ہے کہ براہ راست قدامت روح و مادہ یا ان کے حدوث کے متعلق مواد درکار ہے۔ ایسا مواد خواہ بیرنگ ہی ارسال فرما دیں۔ محصول سے انکار نہ ہوگا۔ نیز جس صاحب کو کسی ایسی کتاب کا پتہ ہو جس میں اس مسئلہ کے متعلق بحث ہو۔ انگریزی سنسکرت۔ بھاشا۔ اردو وغیرہ زبانوں میں تو اس کتاب کے ملنے کے پتہ سے مطلع فرما دیں۔ امید ہے۔ کہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اس طرف ضرور توجہ فرمائینگے۔

میرا پتہ یہ ہے:۔

سید محمد اسحاق۔ قادیان ضلع گورداسپور

امرتسر میں آریوں سے مباحثہ

ویدوں کے الہامی اور مکمل ہونے کے متعلق

دوسرے دن (یکم نومبر) کی کارروائی

آریہ مناظر کی تقریر

یکم نومبر کو وید کے الہامی اور مکمل ہونے پر مباحثہ ہوا۔ ساڑھے آٹھ منٹ پر آریہ مناظر صاحب کا نام پنڈت بھگوت دت بی۔ اے پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور تھا۔ تقریر شروع کی اور بتایا کہ ایشور چار والی ہستی ہے اور سب سے پہلے کہ وچار کی ادائیگی ضرور کسی بھاشا میں ہونی چاہئے۔ اس لئے ایشور کے وچار کی ادائیگی اسی کی زبان میں ہو گی۔ کیونکہ انسانوں کی زبان ناقص ہے۔ اور مخالفین بھی غور کر کے اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شروع میں کوئی زبان ہونی چاہئے۔ اور صرف ہمارا ہی دعویٰ ہے۔ کہ یہ سنسکرت کئی ارب سالوں سے ہے۔ اس لئے الہامی ہوئی۔ چونکہ وید اگنی رشی پر سب سے اول نازل ہوا تھا۔ جیسے رگوید کا منتر ظاہر کرتا ہے۔ اور تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے۔ کہ لوگ سورج اور آگ کی اسی لئے پرستش کئی مدتوں سے کرتے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ لوگوں کو اگنی رشی بھول گیا۔ صرف اگنی کا لفظ یاد رہا۔ جس کے معنے آگ کے ہیں۔ اس لئے وہ آگ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

اس طرح ایک دو منتر پڑھ کر آدھ گھنٹہ کی تقریر ختم کی۔ اور انہیں باتوں کو تکرار سے بیان کرتے رہے۔ حالانکہ چاہئے تھا کہ وید کی تعلیم پیش کرتے کوئی معیار بتلاتے۔ جس سے اس کا الہامی اور مکمل ہونا ثابت ہوتا۔

چونکہ جناب حافظ صاحب کے گلے میں شکایت ہو گئی تھی۔ اور بولنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ اس لئے ہماری طرف سے مولوی جلال الدین صاحب کو مقرر کیا گیا۔ انہوں نے اکی پیش کردہ دلائل کو اڑاتے ہوئے وید کو نامکمل ثابت کیا۔ ان کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے

ویدوں پر نقلی اعتراض

(۱) اگر الہام ایشور کی اپنی زبان میں ہو۔ تو اس کو کون سمجھیگا پھر وہ ہدایت نامہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ سمجھنے کے بعد ہی انسان اس پر عمل کر سکے گا۔ اگر ایشور کو دوبارہ سمجھانا پڑا تو پہلا فعل عبث ہوا۔ (۲) وید تین ہیں یا چار۔ (۳) وید کن لوگوں پر نازل ہوئے ان کی ہسٹری پیش کرو۔ (۴) وید کی تعلیم کا مکمل ہونا تو علیحدہ رہا اس کا الہامی ہونا بھی مشکل سے ثابت ہوگا۔ کیونکہ اسمیں ایشور کی صفات ایسی بیان کی گئیں ہیں جو اس کی ذات کے شایاں نہیں۔ مثلاً ایشور چوری کرتا ہے۔ اس کی بیوی سے رس پیتا ہے۔ وہ ظالم ہے۔ اسے سکہ وغیرہ کے حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ اُسے ابھی مضبوط ہونے کی ضرورت ہے وغیرہ ذالک۔

عقلی اعتراض

ویدوں پر پھر عقلی اعتراضات پیش کئے گئے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ ہمیشہ چار رشی ہی اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ وہ وید کا مہبط بنیں۔ کیوں ایسا نہیں ہوتا۔ کہ ویسے اعمال کرنے والے بہت سے لوگ ہوں یا کسی وقت کوئی بھی نہ ہو (۴) تم میں اور سناتنیوں میں اختلاف ہے۔ کہ آیا برہما پر وید نازل ہوئے۔ یا چار رشیوں پر (۷) وید سے چاروں ویدوں کا اکٹھا نام بتاؤ۔ (۸) اگر وید کامل ہے تو قدامت روح و مادہ کا دعویٰ مع دلائل بتاؤ۔ (۹) ایسی عورت جو ناقابل اولاد ہے اس کا خاوند کیا کرے وید نے اس کے متعلق کیا بتایا ہے۔ یا جس عورت کا مرد ناقابل اولاد ہو۔ وہ عورت کیا کرے۔ (۱۰) ریوں تالاؤں وغیرہ سے شادی کی ممانعت کا ثبوت دو۔ (۱۱) خود سوامی دیانند کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق انسان کبھی نجات نہیں پا سکتا۔ کیونکہ ایشور گناہ معاف نہیں کر سکتا توبہ قبول نہیں ہوتی۔ اور گناہوں کا پتہ وید ہی سے لگتا ہوا۔ مگر وید کو بقول دیانند جی ۴۴۔ ۵۴۔ سال کی عمر تک ہی انسان پڑھ سکتا ہے تو اتنی عمر میں وہ کیا کم گناہ کریگا۔

آریہ مناظر کا جواب

یہ ایسے اعتراضات ہیں جن کا جواب مہاشہ صاحب آخر تک نہ دے سکے اور ادھر ادھر بد دھکے سے جھانکنے لگے۔ پھر باوجود بی۔ اے۔ ہونے کے کہا کہ ہمارے پاس اربوں سال کی تاریخ محفوظ ہے پھر نیوگ کے متعلق کہا کہ ایسی عورت یا مرد نیوگ کرے جس پر سوال ہوا کہ کیا سوامی دیانند کے فرمان کے مطابق آریہ سماج علانیہ نیوگ کرتی ہے۔ کیا ایسے لڑکوں کی فہرست پیش ہو سکتی ہے جو نیوگ سے پیدا ہوئے کیا شادیوں کی طرح نیوگ کیلئے براتیں جاتی ہیں۔ نہ پھر ٹیکہ نیوگی کا نام اگنی کیوں رکھا گیا ہے اس کی فلاسفی بتائے۔

چاولوں سے ایک دانہ دیکھنے کا اصول

وید سے جو بہت سے حوالے پیش کئے گئے تھے ان میں سے ایک حوالہ کر جس میں لفظ اندر تھا جس کے ایشور و سورج دونوں معنے ہیں۔ ایشور کے معنوں میں پیش کیا گیا۔ اس پر آریہ مناظر بہت خوشی سے بڑھا اور کہنے لگا۔ بس چاولوں سے ایک دانہ دیکھ لیا۔ دیکھو یہ حوالہ غلط ہے۔ یہاں ایشور کے معنے نہیں ہو سکتے موقعہ کے مناسب معنے لینے چاہئے تم سنسکرت نہیں جانتے غیر سے حوالے لے آئے ہو۔ لیکن مولوی صاحب نے اس کے مقرر کردہ اصول کہ چاولوں میں سے ایک دانہ دیکھا جاتا ہے" کے مطابق وید کے دانے شمار کرنے شروع کئے پھر ایشور کی صفات پر روشنی ڈالی۔ اور کہا۔ کہ میں یہ جانتا ہوں۔ کہ موقعہ کے مناسب معنے لینے چاہئیں۔ مگر آپ کے مناظرین کا قاعدہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں سے مکار وغیرہ کا لفظ پیش کیا کرتے ہیں جیسے کل بھی تمہارے مناظر نے بیان کیا تھا۔ لیکن اُس وقت یہ نہیں سوچتے کہ ایک لفظ کے کئی معنے ہوتے ہیں اور موقعہ کے مناسب معنے لینے چاہئیں۔ مگر اندر والے حوالے پر آریہ مناظر نے اپنی تمام باریوں کو نبھایا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ذاتیات پر حملہ کرتا رہا۔ بالآخر اعتراضوں کا انبار دیکھ کر کہنے لگا مولوی صاحب آپ نے تو اس کثرت سے سوال کئے ہیں۔ میں اتنے تھوڑے وقت میں ان کا کیسے جواب دوں۔ آپ مباحثہ کو لمبا کریں میں ہر ایک منتر کو لکھکر جواب دونگا۔ اور فلاسفی ظاہر کروں گا۔ اور یہ تب ہوگا کہ آپ سنسکرت جانتے ہوں اور اس کی صرف و نحو کی رو سے بحث کریں۔ حالانکہ جو اعتراض پیش کئے گئے تھے۔ وہ آریہ لوگوں کے شائع شدہ تراجم کی بنا پر ہی کئے گئے تھے۔ معلوم نہیں کہ پھر سنسکرت جاننے اور صرف و نحو کی کیا ضرورت تھی۔

مباحثہ کے اختتام پر اگلے دن کے مباحثہ کے متعلق اعلان کیا گیا۔ مباحثہ بھی امن سے ہو گیا۔ حاضرین کی تعداد پہلے دن سے زیادہ تھی۔

(غلام احمد مولوی فاضل)

ہز میجسٹی امیر کابل ایک اطالوی ڈاکٹر کی نظر میں

ڈاکٹر کیکو سکاریا اطالوی تجارتی ایجنٹ جو حال میں افغانستان میں کچھ عرصہ گذار کر واپس آئے ہیں۔ انھوں نے دہلی میں ایک اخبار کے قائم مقام سے ملاقات میں افغانستان اور موجودہ امیر افغانستان کے متعلق اپنے ذاتی مشاہدات کو بیان کیا ہے۔ ذیل میں ہز میجسٹی امیر صاحب کابل کی تصویر اور ڈاکٹر صاحب مذکور کے مشاہدات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

دربار کابل کی جس بات نے ڈاکٹر سکاریا پر سب سے زیادہ اثر کیا۔ وہ موجودہ امیر امان اللہ خاں اور ان کے درباریوں کی انتہائی سادہ زندگی تھی۔ جو کہ بعض اوقات زہد اور تقویٰ کے درجہ تک جا پہنچی تھی۔

امیر صاحب نے حرم کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ اب انکی صرف ایک ہی ملکہ ہے۔ اُن کی پرائیویٹ زندگی قابل نمونہ ہے۔ اور وہ پہلے پرہیزگار امیر ہیں۔ جو کہ افغانستان کے تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ وہ دن رات مصروف رہتے ہیں۔

امیر صاحب ان تمام خرابیوں اور تن آسانیوں کا قلع قمع کر رہے ہیں جو شاہی خاندان کے شاہزادوں اور امرا کے اندر پائی جاتی رہی ہیں۔

شاہی محل کے اندر نہ کوئی تعمیر کی شان شوکت ہے نہ زیادہ آرائش کا سامان ہے۔ سامان بالکل سادہ اور فرش فروش نایاب ہے موجودہ امیر صاحب نے وہ بہت سی ریلیں وغیرہ بیچ دی ہیں۔ جو کہ اُن کے والد صاحب نے جمع کی تھیں۔ اور جو کچھ قیمت وصول ہوئی تھی۔ اُسے امیر صاحب نے محکمہ تعلیم کو خیرات کر دیا ہے۔ کئی مواقعات پر ڈاکٹر صاحب کو امیر صاحب کے ساتھ کھانا کھانے کا موقع ملا۔ انھوں نے دیکھا۔ کہ کھانا بڑا سادہ اور دستر خوان بالکل معمولی تھا۔ امیر صاحب ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن اُن کی میز پر یورپین مہمانوں کے لئے جرمنی کے بنے ہوئے بہت ہی سستے چمچے اور کانٹے رکھے ہوتے ہیں امیر صاحب کا لباس بڑا ہی سادہ ہے۔ اور کچھ عرصہ سے ان پر ملکی مصنوعات کا خیال غالب رہا ہے۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ انھوں نے ایک قینچی لیکر اپنے بوٹوں اور چھٹان تمام مہمانوں کے بوٹوں کی نوک کاٹ دیا جو کہ غیر ملکی بنے ہوئے تھے۔ اور اس سے یورپین مہمانوں کو بڑی حیرانی ہوئی۔

حکومت کے معاملات میں امیر صاحب بڑی احتیاط سے دیکھ بھال کرتے ہیں۔ وہ خود ہر ایک محکمہ کا معائنہ کرتے ہیں۔ اور اگر وزراء اور افسران ذرا بھی ان کی خواہشات کے خلاف چلیں۔ تو ان کو فوراً برخاست کر دیتے ہیں۔ افسران کے اندر ابھی تک رشوت خوری اور خرابی کا وجود پایا جاتا ہے۔ لیکن لوگ زیادہ غریب ہیں۔ اور وہ زیادہ رشوت نہیں دے سکتے اور جب کوئی واقعہ امیر صاحب کے کانوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ تو آپ قصور وار کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آتے ہیں۔

ڈاکٹر سکاریہ کا خیال ہے کہ اگر موجودہ امیر صاحب تخت کابل پر دیر تک متمکن رہے تو افغانستان کی قسمت کھل جائیگی۔

ہندوستان کی خبریں

شاہ ایران سرزمین ہند پر شاہ ایران "نیل سٹیمر" کے ذریعہ بمبئی پہنچ گئے ہیں اور پولیٹیکل سیکرٹری حکومت بمبئی اور افغانی قونصل سے آپ کی ملاقات ہوئی۔

سابق شیخ الاسلام کی آمد ہندوستان الہ آباد ۲۳ نومبر۔ "پایونیر" کو معلوم ہوا ہے کہ توفیق پاشا اور سابق شیخ الاسلام مصطفےٰ صابری غالباً تھوڑے زمانہ تک مصر میں قیام کرینگے۔ اور بالآخر ہندوستان میں مقیم ہوں گے۔

معزول سلطان ہندوستان نہیں لائے جائیں گے دہلی ۲۴ نومبر سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یہ خبر جو اخبارات میں شائع ہو رہی ہے کہ معزول سلطان کو جنگی جہاز پر پناہ دینے کا یہ مدعا ہے۔ کہ ملک معظم کی حکومت دنیائے اسلام کے درمیان مسئلہ خلافت کے لئے مخالف پیدا کر دے اس بیان میں کوئی صداقت نہیں حقیقت صرف اتنی ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے صرف معزول سلطان کی درخواست پر انکی ذاتی حفاظت کی ذمہ داری لی اور دوسری تجویز کے متعلق کہ معزول سلطان کو ہندوستان میں لایا جائیگا۔ یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس قسم کی نہ تو کوئی بات ہوئی ہے اور نہ ایسی تجویز ہوگی۔

دہلی کی مساجد میں نئے خلیفہ کا نام خطبہ میں دہلی ۲۴ نومبر سلطان عبدالمجید خان کا نام آج دہلی کی جامع مسجد اور دیگر مساجد میں خطبہ میں لیا گیا۔

داخلہ کونسل کا مسئلہ گیا میں پیش ہوگا کلکتہ ۲۴ نومبر آج آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کا خاتمہ ہوا داخلہ کونسل کی قرار داد کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا جس پر پورے تین دن بحث و مباحثہ ہوتا رہا چونکہ آراء میں اس قدر اختلاف تھا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ اس معاملہ کو گیا کانگرس کے سامنے پیش کیا جاوے۔

مسٹر سری نواس شاستری کی واپسی بمبئی ۲۴ نومبر۔ نوآبادیات کا دورہ کرنے کے بعد مسٹر سری نواس شاستری آج بمبئی واپس پہنچ

غیر ملکی خبریں

قسطنطنیہ میں ترکان احرار کا جدید گورنر لندن ۲۳ نومبر قسطنطنیہ۔ مجلس عظمیٰ انگورہ نے ڈاکٹر عدنان بے نائب صدر مجلس ملی کو قسطنطنیہ کے لئے انگورہ کا سیاسی نمائندہ مقرر کرنے اور صلاح الدین عادل کو فوجی محکمہ کا چارج دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

انگورہ کے مطالبات پر عصمت پاشا کا اصرار لندن ۲۳ نومبر "مانچسٹر گارڈین" کا بیان ہے کہ کل عصمت پاشا نے ایک ایسی غلطی کا ارتکاب کیا۔ جو فرانس کے لئے وحشت ناک اور یونان کے واسطے مسرت آمیز ہے۔ یعنی انہوں نے انگورہ کے ان شدید مطالبات پر زور دیا کہ ۱۹۱۳ء میں مغربی تھریس کی جو سرحدیں قائم ہو گئی تھیں انپر انگورہ کا قبضہ ہو۔ اور مغربی تھریس میں استصواب رائے عامہ کا قاعدہ مقرر کیا جائے۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ یونان۔ یوگو سلافیہ (سربیا) اور رومانیہ کے مندوبین میں کامل اتحاد ہو گیا۔

وینیزیلاس کی تقریر ایم وینیزیلاس نے عصمت پاشا کی حکمت عملی کے خلاف تقریر کی جس کے دوران میں انہوں نے کہا کہ یونان ان تمام فوائد کو ہاتھ سے دینے کے لئے تیار ہے۔ جو اسے جنگ عظیم میں حاصل ہوئے ہیں۔ یونان کا صرف یہ مطالبہ ہے کہ اتحادی اپنی اس حکمت عملی پر کاربند ہوں جس کا اظہار انہوں نے ستمبر میں کیا تھا۔ اور کہ یونان کو مزید نقصان نہ پہنچایا جائے۔

"خلیفۃ المسلمین" کی حکومت میں سامان عیش پر محصول قسطنطنیہ ۲۴ نومبر سامان عیش پر جو محصول لگایا گیا تھا۔ وہ پندرہ گنا سے گھٹا کر بمقابلہ سابقہ محصول پانچ گنا کر دیا گیا ہے۔ شراب کی بر آمد کی اجازت دی گئی ہے مگر اس پر ۲۰ فیصدی محصول قائم کر دیا گیا ہے۔

مالی صیغے ترکی قانون کے ماتحت ہوں ترکی حکام نے اتحادی کمشنروں سے کہا ہے کہ ترکی اور غیر ملکی بینکوں سے اپنے نگران واپس بلا لیں اور کہا ہے کہ تمام مالی صیغے لازمی طور پر ترکی قانون کے تحت ہونے چاہئیں

لاسین کانفرنس کا اجلاس لاسین ۲۳ نومبر آج صلح کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جو یونان اور ترکی کے درمیان۔ اس امر پر بحث کریگی۔ کہ مشرقی تھریس کی سرحد پر ایک غیر جانبدار حد مقرر کی جائے اور بحیرہ ایجین کی آزادی پر غور کرے۔

کمالیوں کا وفد قسطنطنیہ میں انگورہ ۲۵ نومبر انگورہ کی اسمبلی کے ۱۹ ممبران کا ایک وفد قسطنطنیہ میں پہنچ گیا ہے۔ ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وہ نئے خلیفہ کو خطاب دینے گئے ہیں۔

جرمنی جنگ کے لئے تیار ہے نیویارک ۲۴ نومبر مسیو کلیمنشو نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران میں تقریر کی جسمیں آپنے زور دیا کہ جرمنی ایک اور جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے آپ نے امریکہ سے استدعا کی کہ فرانس اور برطانیہ کا ساتھ دے کر معاہدہ ورسیلز پر عملدرآمد کرائے

رومانیہ کے بادشاہ کی جان لینے کی کوشش پیرس ۲۳ نومبر ایک تار مظہر ہے۔ کہ شاہ رومانیہ جس ریلوے پر سفر کر رہا تھا۔ اس کی پٹڑی اکھیڑ دی گئی تھی مگر اس حملہ کا علم پہلے ہو گیا تھا۔ اس لئے بادشاہ بچ گئے۔

مسٹر گاندھی کی سند بیرسٹری منسوخ لندن ۲۴ نومبر آج آف دی کورٹ میں باقاعدہ طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر گاندھی کو بیرسٹری کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان کا نام سنہ ۱۹۲۲ء کی قانونی فہرست میں درج نہیں۔

پارلیمنٹ برطانیہ کا افتتاح لندن ۲۳ نومبر آج برطانوی پارلیمنٹ کا افتتاح ملک معظم نے کیا۔ آپنے ایک تقریر کی جسمیں آپ نے دیگر امور کے علاوہ لاسین کی صلح کانفرنس کی کامیابی کی تمنا کا اظہار کیا۔

جرمنی کی نئی وزارت برلن ۲۴ نومبر۔ ڈاکٹر آورز گورنر سیکسنی کو مسٹر کونو کی گورنمنٹ میں وزیر داخلہ کے عہدہ پر تعینات کیا گیا ہے۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر دفتر الفضل سے شائع ہوا